الْمَوْلِدُ النَّبَوِيُّ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، مَنَّ عَلَيْنَا بِمَوْلِدِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، فَأَقَامَ فِي الْعَالَمِينَ صَرْحَ الْفَضَائِلِ، وَأَتَمَّ الْمَكَارِمَ وَالشَّمَائِلَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! ہم آپکو پیارے نبی، سیّدُ البَشَر، خیرُ الأنام، جناب محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مُجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ ولادت باسعادت کے پُر مسرّت موقع پر مبارک باد پیش کرتے ہیں، یہ باری تعالیٰ کا ہم پر بڑا اِحسان اور وہ نعمتِ عُظمیٰ ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرفراز فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾، "اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو اُن میں اُنہیں میں سے رسول بھیجا"، اور وہ ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ﴾، "محمد اللہ کے رسول ہیں". جو اپنے حسب و نسب کے اعتبار سے سب سے اَفضل، سب سے اَشرف، سب سے اَعلیٰ سب سے بالا ہیں، آپکے والدِ ماجد عبداللہ ہیں،

آپکے جَدِّ اَمجد عبدُ المُطَّلِب ہیں، اور آپکی والدہ ماجدہ آمِنہ بنت وَھْب ہیں، آپکا نَسَب شریف سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام تک جا پہنچتا ہے، آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت عامُ الفیل بمطابق سَن پانچ سواِ کہتّر عیسوی میں، ربیع الأول کے مہینے میں، پیر کے دن صُبح کے وقت ہوئی، یہ پیر کا وہ مبارک دن ہے جس میں آپ علیہ السلام ہر ہفتے روزہ رکھنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، اور آپ علیہ السلام فرماتے:

«ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ»، "یہ وہ دن ہے جب میں پیدا ہوا".

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِي *** وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ *** كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

کسی میں پایا جمال ایسا، نہ خَندہ رُویوں کسی کو دیکھا ٭٭٭ کوئی جَنے گی اَبد تَلک ماں، نہ اُن کی طرح حَسین بیٹا خُدائے بَرتَر نے مُصطفیٰ کو، تمام عیبوں سے پاک رکھا ٭٭٭ کہ گویا جیسے اُنہوں نے چاہا، خُدا نے پیدا کِیا ہے ویسا.

میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے عُمدہ اَخلاق والے تھے، سب سے اَعلیٰ خِصال والے تھے، سب سے بہترین مَیل جَول رکھنے والے تھے، سب سے نَرم وگُداز مزاج والے تھے، یہاں تک کہ آپکے خالق ومالک اللہ جل شانہ، جنکے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا: «يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ»، "اللہ تعالیٰ رفعت وعزت والے امور پسند کرتا ہے".

اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ علیہ السلام کے عظیم اَخلاق کے بارے میں سب سے بڑی گواہی دی، اور سب سے کامل تعریف و ثناء بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَ إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾، "اور بیشک آپ اَخلاق کے اَعلیٰ پیمانہ پر ہیں".

اور جب اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضِی اللہ عنہا سے آپ علیہ السلام کے اَخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے سوال کرنے والے سے پوچھا: "أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟"، "کیا تم قرآن نہیں پڑھتے"؟ سائل نے کہا، جی پڑھتا ہوں، تو اَمّاں عائشہ رضِی اللہ عنہا نے فرمایا: "فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ"، "تو بلا شبہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اَخلاق قرآن تھا".

جی ہاں میرے بھائیو! جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کا عملی نمونہ تھے، جس اَمرِ الٰہی کا حکم قرآن نے دیا آپ علیہ السلام نے اُس پر عمل بَجالایا، جس چیز سے قرآن نے منع کر دیا اُس سے مکمل اجتناب فرمایا، جس اَخلاقِ حمیدہ کو اَپنانے کی دعوت دی تو اُسے اَحسن انداز میں اَپنایا، اور جس اَعلی و رفیع کردار سے مزیّن ہونے کی تاکید کی تو اُس سے کمال درجہ کی حد تک اپنی ذات کو مُتّصِف فرمایا. اور بھلا کیسے نہ آپ قرآنی اَخلاق کے پَیکرِ مُجسّم ہوتے؛ جبکہ آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ

الْأَخْلَاقِ»، "مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے ہی مبعوث کیا گیا". چنانچہ جب بھی کہیں رحمت کا ذکر ہو گا، رحمدل بندوں کا تذکرہ ہو گا تو آپ، جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر رحم دل کسی کو نہ پائیں گے، آپ علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے:"**أَرْحَمَ النَّاسِ بِالنَّاسِ**"، "لوگوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے". جنکی رحمت کا فیض ہر قریب و بعید کو پہنچتا ہے، بلکہ آپ علیہ السلام کی رحمت ساری مخلوقات و کائنات کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے، ربُّ العالمین، اَصدقُ القائلین کا فرمان ہے:﴿**وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ**﴾، "اور ہم نے تو آپکو تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے".

میرے بھائیو! اگر آپ، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی پر ایک نظر ڈالیں، آپ علیہ السلام کا اپنے اہل و عیال کے ساتھ سُلوک و بَرتاؤ ملاحظہ کریں، تو آپ، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بہترین شوہر پائیں گے، اور آپکا ایسا ہونا تعجُّب خیز نہیں، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے:«**خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي**»، "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے بہترین ہے اور میں اپنے اہل کے حق میں تُم سب سے بہترہُوں".

سامعینِ ذی وقار! جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک باپ کی صورت میں دیکھیں تو آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اولاد کے ساتھ سب سے زیادہ نرم دل، اور

سب سے زیادہ شفیقانہ برتاؤ کرنے والا والد پائیں گے. یہاں تک کہ حضرت انس رضِی اللہ عنہ -جنہیں عرصہ دس سال تک آپ علیہ السلام کی خدمت کا شرف حاصل رہا- فرماتے ہیں: "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ"، "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق ومہربان نہیں دیکھا". کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

فَإِذَا رَحِمْتَ فَأَنْتَ أُمٌّ أَوْ أَبٌ *** هَذَانِ فِي الدُّنْيَا هُمَا الرُّحَمَاءُ

جب تم رحم کرتے ہو تو تم ماں یا باپ کی طرح ہو، کیونکہ یہ وہ دو لوگ ہیں جو دنیا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں.

میرے بھائیو! اگر آپ سخاوت اور اسکے فضائل کا تذکرہ کریں، اور سخی وفیاض لوگوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "أَجْوَدَ النَّاسِ"، یعنی لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وفیاض پائیں گے، مخلوقات میں سب سے زیادہ کرم و عطاء کرنے والا پائیں گے، جنکی سخاوت کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: "يُعْطِي عَطَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ"، "اتنا عطا کرتے ہیں کہ فقر وفاقہ کا اندیشہ تک نہیں رکھتے". اور آپ علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ: "مَا سُئِلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لِسَائِلِهِ: لَا". "ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے سائل سے فرمایا ہو: نہیں".

كَرِيمٌ إِذَا مَا جِئْتَ لِلْخَيْرِ طَالِبًا *** حَبَاكَ بِمَا تَحْوِي عَلَيْهِ أَنَامِلُهْ

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي كَفِّهِ غَيْرُ رُوحِهِ *** لَجَادَ بِهَا فَلْيَتَّقِ اللهَ سَائِلُهْ

اگر تم خیر کے سوالی بن کر آؤ تو وہ بہت سخی وفیاض ہے، جو اُسکے ہاتھ میں ہو گا وہ تمہیں عطا کردے گا، اور اگر اُسکی مُٹھی میں اپنی روح کے سوا کچھ بھی نہ ہو، تو وہ بھی دینے سے دریغ نہ کرے گا؛ اس لیے اے سَوالی! اللہ ڈر.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ، **عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان!** ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مُعطّر سیرتِ طیّبہ اور شمائلِ مبارکہ ایسے تھے کہ جو بھی آپ علیہ السلام کو جان لیتا اُسکا دل آپ علیہ السلام کی محبت سے بھر جاتا، جو بھی نظر بھر آپکو دیکھ لیتا وہ آپکا گرویدہ ہو جاتا، جو بھی آپ علیہ السلام کی بات گوش گُزار کر لیتا وہ آپ سے والہانہ محبت کرنے لگتا، حضرت علی رضِی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی محبت فرماتے تھے؟ تو حضرت علی رضِی اللہ عنہ نے فرمایا: "كَانَ وَاللَّهِ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَمْوَالِنَا، وَأَوْلَادِنَا، وَآبَائِنَا، وَأُمَّهَاتِنَا، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَإِ". "واللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے مالوں، اپنی اولادوں، اپنے باپوں، اپنی ماؤں اور شدید پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے".

اور حضرت عمرو بن العاص رضِی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شدید محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: "مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ؛ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ؛ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مِتُّ

عَلَى تِلْكَ الْحَالِ؛ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ". "مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی نہ تھا اور نہ آپ سے بڑھ کر میری نظر میں کسی کی عظمت تھی، میں آپ کی عظمت کی بنا پر آنکھ بھر کر آپ کو دیکھ بھی نہ سکتا تھا، اور اگر مجھ سے آپ کا حلیہ پوچھا جائے تو میں بتا نہ سکوں گا؛ کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھتا ہی نہ تھا اور اگر میں اِس حالت میں مر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا".

جی ہاں میرے دوستو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جنت کے اعلیٰ درجات میں آپ علیہ السلام کی رفاقت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، ایک شخص آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟" یا رسول اللہ! آپ کا اُس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن اُن سے مِل نہیں سکا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ». "انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے."

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے دریافت فرمایا: مَتَى السَّاعَةُ؟ قیامت کب قائم ہوگی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اُن صحابی نے عرض کیا: "لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ

اللَّهَ ورَسُولَهُ"، کچھ بھی نہیں، سوائے اِس کے کہ میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»، "پھر تمھارا حشر بھی اُنہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے. حضرت اَنس رضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "فَمَا فرِحنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». "ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بھی بات سے نہیں ہوئی جتنی آپ علیہ السلام کی یہ بات سن کر ہوئی کہ "تمھارا حشر اُنہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے".

تو میرے بھائیو! ہمارے دلوں میں بھی اُس عظیم ہَستی کی محبت و تعظیم مَوجزَن ہونی چاہیے، جس کی آمد مُبارک سراپا نور ہے، جسکی بِعثت مَنبعِ نور ہے، جسکی رسالت سَرچشمہِ نور ہے، اور جسکے اَخلاق پیکرِ نور ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾، "بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آئی ہے".

حضرت انس رضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ"، "جس دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں داخل

ہوئے، تو اُس کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی، تو اُس کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا".

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا * وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا * وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا﴾

"اے نبی! ہم نے آپ کو بلا شبہ گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلانے والا اور چراغِ روشن بنایا ہے، اور ایمان والوں کو خوشخبری دے اِس بات کی کہ اُن کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے".

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، صَلَاةً دَائِمَةً مُمْتَدَّةً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، نَنَالُ بِهَا شَفَاعَتَهُ، وَنَرِدُ بِهَا حَوْضَهُ،

وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَلِنَبِيِّنَا مُحِبِّينَ، وَبِقِيَمِهِ الْفَاضِلَةِ مُتَحَلِّينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. واشمل بتأييدك وتوفيقك حاكم عجمان الشيخ حميد بن راشد.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ راشد بن سعيد، والشيخ راشد بن حميد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.